May, June, 1974

بانی انجمن ... امیر ملت قبلہ عالم حضرت مولانا الحاج پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری

مسجد نور
علی پور سیداں شریف

زیر سرپرستی: زبدۃ العارفین شمس الملت مولانا الحاج پیر سید ... حسین شاہ صاحب

ماہنامہ

انوار الصوفیہ

مدیر اعلیٰ
غلام رسول گوہر

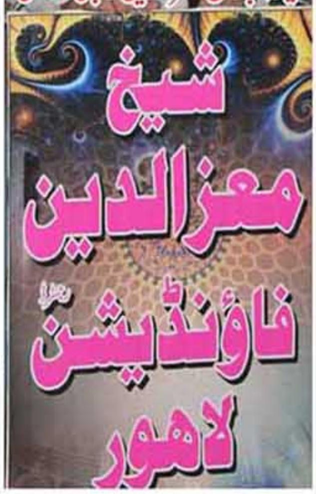
نگران اعلیٰ
جوہر ملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب

مقام اشاعت: کوٹ عثمان خاں قصور ضلع لاہور



انوار الصوفیہ رسالہ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے انجمن خدام الصوفیہ کے زیر اہتمام ۱۹۰۴ کو شروع کروایا تھا رسالہ انوار الصوفیہ کی ۴۲ جلدیں مہیا کرنے پر جناب محمد محمود صاحب کا مشکور ہو اور ان رسائل کا سکین کا تمام کام شیخ معزالدین فاؤنڈیشن کے بانی جناب پروفیسر محمد عاطف صاحب نے کروایا ہے،(بختیار حسین جماعتی) رسائل کی لسٹ درج ذیل ہے





1 1950 February
2 1950 March
3 1959 May June
4 1959 Sept October
5 1961 March
6 1961 September
7 1961 October Nov
8 1962 April
9 1962 January
10 1962 November
11 1962 December
12 1963 March
13 1964 May JUne
14 1964 JUNE
15 1965 March
16 1966 September
17 1966 October
18 1966 November
19 1967 October
20 1968 October Nov
21 1971 Agust
22 1971 December 1972 Jan
23 1971 May
24 1971 July
25 1971 Semptember
26 1972 April
27 1973 January
28 1973 September
29 1973 October
30 1973 November
31 1974 February
32 1974 April
33 1974 May June
34 1974 July
35 1974 May June
36 1975 Agust
37 1975 July
38 1975 May
39 1975 September
40 1976 Nov Dec
41 1976 Sep Oct
42 1977 March April



بسرپرستی مولانا الحاج پیر سید نور حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم

بمنظر عنایت

حضرت مولانا الحاج پیر سید محمد حسین شاہ صاحب علیہ الرحمۃ

بہ ظلِّ عاطفت

حضرت مولانا الحاج پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب علیہ الرحمۃ

ماہنامہ انوار الصّوفیہ قصور

مدیر مسئول

غلام رسول گوہر

مدیر معاون

مولٰنا عبد العزیز

بدل اشتراک

سالانہ چندہ ۶ روپے

معاونین سے ۱۰ روپے

سرپرست حضرات سے ۲۰ روپے

جلد ۶۸ | بابت مئی رجون سنہ ۱۹۷۴ء | شمارہ ۶/۷

سرخ نشان

اگر آپ کے اس رسالہ میں اس دائرہ میں سرخ نشان ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اس رسالہ کو وصول کرنے کیلئے آئندہ سال کے لئے چھ روپے فوراً ارسال کردینے چاہئیں۔

گوہر

ترتیب

ایڈیٹر و پبلشر: غلام رسول گوہر۔ پرنٹر: محمود الحسن۔ مطبع: لاہور آرٹ پریس لاہور۔ مقام اشاعت: کورٹ عثمان خان، قصور

قمر یزدانی
پنوانہ ضلع سیالکوٹ

نعت

جس کو حبیبِ پاک نے اپنا بنا لیا
بخشش نے بڑھ کے اسکو گلے سے لگا لیا

لاریب اس نے اپنا مقدر جگا لیا — جس نے مرے نبی سے تعلق بنا لیا
وہ کشتیٔ مراد بھنور سے نکل گئی — اُن کے کرم کا جس نے ذرا آسرا لیا
غمخوارِ کل نے حشر میں مغموم دیکھکر — دامانِ لطف میں مجھے فوراً چھپا لیا
اسکے دل و دماغ کی دنیا چمک اُٹھی — جس نے چراغِ عشقِ محمدؐ جلا لیا
ذکرِ نبی میں زندگی جس کی بسر ہوئی — اس نے "مکینِ خُلد" کا اعزاز پا لیا
شمعِ وفا جلا کے حریمِ خیال میں — سینے سے داغِ تیرگیٔ غم مٹا لیا
پورا ہوا نہ دید کا ارمان آجتک — سو بار ہم نے صدمۂ فرقت اٹھا لیا
زخمِ فراق جب بھی اُبھرنے لگا کبھی — ہم نے خیالِ یار کا مرہم لگا لیا

چھوٹا نہ ہم سے دامنِ عشقِ نبی قمر
ہر دور میں فلک نے ہمیں آزما لیا

مترجم ابوالضیاء غلام رسول گوہر

انوار السعادت ترجمہ جلالین شریف

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ۔

اے بنی اسرائیل جو میں نے تم پر احسان کیا تم اس کو یاد کرو یعنے میری طاعت کیساتھ اس کا شکریہ ادا کرو۔

وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ

بیشک میں نے تمہیں یعنے تمہارے باپوں کو ان کے زمانہ میں ، جہان والوں پر بزرگی دی

وَاتَّقُوْا اور تم ڈرو

يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا

اس دن سے کہ نہیں بدلہ دے گا اس میں کوئی شخص کسی شخص کو کسی چیز کا ۔ وہ قیامت کا دن ہے۔ وَلَا يُقْبَلُ تا کہ ساتھ اور یا کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے ، اور نہیں قبول کیجائیگی مِنْهَا شَفَاعَةٌ اس سے سفارش ۔ یعنے اس کے واسطے سفارش نہیں جو قبول کی جائے ۔ پس نہیں ہوگا ہمارے آگے کوئی شفاعت کرنے والا۔

وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ اور نہیں لیا جائے گا اس سے فدیہ۔

وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اور نہ مدد کی جائے گی کہ بچائے جائیں اللہ کے عذاب سے۔

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ اور تم یاد کرو جبکہ ہم نے تمکو یعنے تمہارے آباء کو نجات دی۔ اور اس میں اور اس کے مابعد میں خطاب ان لوگوں کو ہے جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود تھے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو اس احسان کی خبر دی ہے جو گذشتہ زمانے میں ان کے آباء پر کیا۔ اللہ کی نعمتیں یاد دلانے کے لئے تاکہ وہ ایمان لائیں۔

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ۔

فرعونی تمہیں سخت ترین عذاب چکھاتے تھے۔ یہ جملہ نجینکم کی ضمیر سے حال واقع ہوا ہے۔ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ اور وہ تمہارے بیٹوں کو جن کو تم نے جنا ہے ذبح کر ڈالتے تھے اور باقی رکھتے تھے تمہاری بچیوں کو اس لئے کہ بعض کاہنوں نے فرعون سے

کہاتھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا
جو تیرے ملک کی تباہی کا سبب ہوگا۔
وَفِیْ ذٰلِکُمْ بَلَاءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ ۝
اور اس عذاب اور اس سے نجات دینے
میں تمہارے لئے تمہارے رب کی طرف
سے بڑا انعام اور امتحان ہے۔
وَاِذْ فَرَقْنَا بِکُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَیْنٰکُمْ وَ
اَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝
اور یاد کرو جب ہم نے پھاڑا دریا تمہارے
لئے یہاں تک کہ تم اپنے دشمن سے بھاگتے
ہوئے اس میں داخل ہوگئے۔ پس ہم نے تم
کو ڈوبنے سے بچایا اور فرعون اور اس کی
قوم کو ڈبو دیا۔ اور تم دیکھ رہے تھے کہ دریا
اُن کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔
وَاِذْ وٰعَدْنَا ــــ (الف کے ساتھ
اور اس کے بغیر) اور جب ہم نے وعدہ لیا
مُوْسٰٓی اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً ــ موسٰے (علیہ السلام)
سے چالیس راتوں کا: کہ ان کے پورا ہونے
کے بعد ہم اس کو تورات دیں گے۔ تاکہ تم
(اے بنی اسرائیل) اس پر عمل کرو۔
ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ۔ پھر تم نے
بچھڑے کو جس کو سامری نے بنایا تھا معبود
پکڑا ــــ مِنْ بَعْدِہٖ: اس کے ہمارے
جانے وعدہ پر پہنچنے کے بعد۔
وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ اور تم نے

بچھڑے کو معبود پکڑ کر ظلم کیا۔ اس لئے کہ تم
نے عبادت کو اس کے محل میں نہ رکھا۔
ثُمَّ عَفَوْنَا ــــ پھر ہم نے تمہارے
گناہوں کو محو کر دیا۔
مِّنْ بَعْدِ ذٰلِکَ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝
اس کے بعد یعنے بچھڑے کو معبود پکڑنے
کے بعد تاکہ تم ہماری نعمت کا شکر کرو۔
وَاِذْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ
لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ۝
اور جب ہم نے موسٰے کو کتاب (تورات)
دی اور فرقان (عطف تفسیری ہے یعنے حق
اور باطل اور حلال و حرام کے درمیان فرق
کرنے والی۔ شاید کہ تم اس کے ساتھ
گمراہی سے ہدایت پاؤ۔
وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ: اور کہا
جب موسٰے نے اپنی قوم کو جس نے بچھڑے
کی عبادت کی تھی۔
یٰقَوْمِ اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِج
اے میری قوم بے شک تم نے بچھڑے
کو معبود پکڑ کر اپنی جانوں پر ظلم کیا۔
فَتُوْبُوْٓا اِلٰی بَارِئِکُمْ:
پس تم اس کی عبادت سے اپنے خالق کی طرف رجو
فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ:
پس تم قتل کرو اپنی جانوں کو
چاہیئے کہ تم میں سے بری مجرم کو قتل کرے

ذٰلِکُمْ وہ قتل خَیْرٌ لَّکُمْ عِنْدَ بَارِئِکُمْ بہت اچھا ہے تمہارے خالق کے نزدیک : پھر اس نے اس پر عمل کرنے کی توفیق دی اور اس نے تمہارے اوپر کالے رنگ کا بادل بھیج دیا۔ تاکہ نہ دیکھے تمہارا بعض، بعض کو کہ اس کو اس پر ترس آ جائے۔ یہانتک کہ تم میں ستر ہزار آدمی قتل ہو گئے۔ فَتَابَ عَلَیْکُمْ : پس مڑا اللہ تعالیٰ تمہاری طرف یعنے اس نے تمہاری توبہ کو قبول فرمایا۔ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ وَاِذْ قُلْتُمْ : اور جب تم نے کہا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ نکل کر : اللہ تعالیٰ کے حضور میں بچھڑے کی عبادت سے عذر خواہی کرتے ہوئے اور جبکہ تم نے اس کا کلام سنا۔ یٰمُوْسٰی لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ حَتّٰی نَرَی اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْکُمُ الصّٰعِقَةُ اے موسیٰ ہم ہرگز تیرا یقین نہیں کریں گے یہانتک کہ ہم دیکھیں اللہ کو اپنی آنکھوں سے سامنے۔ پس پکڑ لیا تم کو کڑک نے اور تم مر گئے وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اور تم دیکھ رہے تھے جو عذاب تم پر نازل ہوا ثُمَّ بَعَثْنٰکُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ○ پھر ہم نے تم کو زندہ کرکے اٹھایا تمہارے مرنے کے بعد شاید کہ تم اس وجہ سے ہماری نعمتوں کا شکریہ ادا کرو۔

وَظَلَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْغَمَامَ : اور ہم نے تم پر بادل کا سایہ کیا یعنے تیہ[١] کے جنگل میں ہم نے تم کو سورج کی گرمی اور اس کی دھوپ سے بچانے کے لئے پتلے اور ہلکے بادل سے تمہیں ڈھانک دیا۔ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی اور وہاں ہم نے تم پر من وسلویٰ اتارا۔ وہ دونوں ترنجبین[٢] اور فربہ پرندے ہیں کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ : اور ہم نے کہا : کھاؤ تم وہ پاکیزہ چیز جو ہم نے تم کو کھانے کے لئے دی اور ذخیرہ نہ کرو کہ تم اس نعمت کی ناشکری کرو۔ انہوں نے ذخیرہ کیا تو وہ ان سے روک لیا گیا۔ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰکِنْ کَانُوْا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ○ اور ہم نے ان پر زیادتی نہیں کی لیکن انہوں نے خود ہی اپنی جانوں پر زیادتی کی اس لئے کہ اس کا وبال ان پر پڑا۔ وَاِذْ قُلْنَا اور جب ہم نے ان کے تیہ سے نکلنے کے بعد کہا۔ اُدْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ : تم داخل ہو اس بستی (بیت المقدس یا اریحا) میں

---

١ تیہ : شام اور مصر کے درمیان ایک وادی کا نام ہے اور اسکا طول ستائیس میل ہے۔١٢

٢ ترنجبین : شہد اور گھی سے ملا ہوا برف کی طرح سفید ایک طعام تھا۔ سلویٰ ایک پرندے کا نام ہے جو چڑیا سے بڑا اور کبوتر سے چھوٹا ہوتا ہے اودھر ہماری زبان میں شاید اسکو بٹیر کہتے ہیں۔ یہ دونوں چیزیں بنی اسرائیل کو اپنی عطا ہوئی تھیں کہ انہیں کھا کر وہ سیر ہو جاتے تھے۔

فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا۔ پس تم کھاؤ اس سے جہاں سے تمہارا دل چاہے بے روک ٹوک۔ وَادْخُلُوا الْبَابَ : اور تم اس کے دروازہ سے داخل ہو۔ سُجَّدًا : جھکتے ہوئے وَقُوْلُوْا اور تم کہو ہمارا سوال حِطَّةٌ ہے کہ تو ہم سے ہماری خطائیں اتار دے۔ نَغْفِرْ ایک قرأت میں یا کے ساتھ اور ایک میں تا کے ساتھ۔ یہ دونوں قرأتیں مبنی للمفعول ہیں (یعنی يُغْفَرْ : تُغْفَرْ) لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ٥ ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور نیکوں کو ان کی طاعت کا ثواب زیادہ دیں گے۔ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ : پس بدل دیا ان میں سے جنہوں نے ظلم کیا اس قول کو جو ان کو کہا گیا تھا اس کے غیر کے ساتھ۔ پس انہوں نے کہا حبۃ فی شعرۃ اور داخل ہوئے اپنے چوتڑ گھسیٹتے ہوئے۔ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا (اس میں ان کے حال کی مبالغہ کے ساتھ قباحت بیان کرنے کے لئے مضمر کی جگہ ظاہر کو رکھا گیا ہے پس ہم نے اتارا ان پر جنہوں نے ظلم کیا۔ رِجْزًا طاعون کا عذاب مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ٥ آسمان سے بسبب اس کے کہ وہ حکم عدولی کرتے تھے۔ یعنے بسبب اس کے کہ وہ فرماں برداری سے نکل گئے تھے پس ایک گھڑی میں ان کے ستر ہزار یا اس سے کچھ کم آدمی ہو گئے۔

ف۱ (نہیں بدلہ دیگا) یعنی کوئی شخص کسی شخص کے حق جو اس پر لازم ہے ادا نہیں کرے گا۔ اور کہا گیا ہے کہ قیامت کے دن کوئی شخص کسی شخص کی طرف سے نہ نائب ہوگا اور نہ اس سے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کچھ رفع کرے گا (خازن)

ف۲ (اس سے سفارش) یعنی قیامت کے دن کافر آدمی کی شفاعت قبول نہیں کی جائے گی۔ ورنہ ایمان دار کی ایمان دار کے حق میں شفاعت ہوگی جیسے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی متابعت میں تمام انبیا و اولیاء اور صلحا شفاعت کریں گے

ف۳ (عدل) اس کے معنی ایک چیز کا دوسری چیز کے مماثل ہونا۔

ف۴ (آلِ فرعون) اس سے مراد فرعون کی قوم ہے فرعون بادشاہ مصر کا لقب ہے نام ولید ابن مصعب ہے

ف۵ (فرقان) اس کے معنی فرق کرنے والی حق اور باطل حلال اور حرام کے درمیان۔ اس معنی سے ہر کتاب جو اللہ نے نازل فرمائی فرقان ہے۔

ف۶ بعض مفسرین کا قول ہے کہ قتل ان کی توبہ نہیں بلکہ ان کی توبہ کی شرط ہے (ان اللہ اوحی الی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان توبۃ المرتد لا تتم الّا بالقتل — اس لئے کہ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ مرتد کی توبہ قبول نہیں ہوتی مگر قتل کے ساتھ (خازن)

نعت

کسی کی آرزو بنکر، کسی کا مدعا ہو کر
محمد مصطفےٰ آئے ہیں فخرِ انبیا ہو کر

وہ جن کی ذاتِ اقدس باعثِ تخلیقِ آدم ہے
انہیں آخر میں آنا تھا حبیبِ کبریا ہو کر

خلیل اللہ نے جن کے لیئے حق سے دعا مانگی
وہی تشریف لائے گمرہوں کے رہنما ہو کر

خوشا وہ خاکِ بطحا جس پہ حضرت نے قدم رکھے
درخشاں ہو گیا ہر ذرّہ ذرّہ آئینہ ہو کر

وہ دل کی آرزو بنکر جو آنسو آنکھ سے ٹپکی
بنی الفاظ اور آئی زباں پر التجا ہو کر

بہت رنجور ہوں مجھ پر بھی اک چشمِ کرم شاہا
ہوئے ہو جلوہ آرا بے کسوں کے آسرا ہو کر

فدا لئے حسنِ یوسف اک فقط جانِ زلیخا تھی
ہزاروں یوسفِ ثانی ہوئے تم پر فدا ہو کر

یہ اکملت لکم سے ہے زمانے پر عیاں رعنا
محمد مصطفےٰ آئے ہیں ختم الانبیا ہو کر

رعنا نظامی

شرح اسماء الحسنیٰ

المَلِکُ

اس کے معنی بادشاہ کے ہیں۔ یہ اسم شریف اللہ تعالیٰ کے صفاتی اسماء سے ہے۔ مراد اس سے وہ ذات ہے جو اپنی ذات وصفات میں ہر چیز اور ہر موجود سے غنی اور بے نیاز ہے، اور جو کچھ جہان میں ہے وہ اپنی ذات وصفات اور وجود و بقا میں اس کا محتاج ہے اور ہر ایک کا بالواسطہ یا بلا واسطہ وہی خالق ہے اور وہی ہر چیز کا مالک حقیقی ہے۔ تمام اشیاء جو عالم وجود میں آئی ہیں، اس کی مملوک ہیں۔ اس کی ربوبیت اور حکومت اور قبضہ اور تسلط سب پر ثابت ہے۔ کسی میں قدرت نہیں کہ اس کے تکوینی حکم سے انحراف کرے۔ وہ اپنی مخلوق میں اپنی مشیت اور ارادے کے مطابق تصرف کرتا ہے۔ اس کا حکم اور ارادہ ہر خورد وکلاں، کہتر و مہتر علوی وسفلی پر نافذ ہے۔ وہی علی الاطلاق حقیقی بادشاہ ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کے لیے مالک بھی آیا ہے جیسا کہ سورہ فاتحہ میں ہے مالک یوم الدین وہ جزا کے دن کا مالک ہے۔ مفسرین اور اہلِ سنت نے کہا ہے کہ ملک اور مالک دونوں کا ایک ہی معنیٰ ہے اور بعض اہل علم نے ان دونوں کے مابین فرق بیان کیا ہے۔ خازن میں ہے کہ مالک اس ذات برتر کا نام ہے جو اپنے بندوں میں امر و نہی سے تصرف کرتی ہے۔ بعض نے کہا جو ذات اعیان کو وجود سے عدم میں لانے والی ہے۔ وہ مالک ہے۔ یہ دونوں معنی جو بیان کئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی میں نہیں پائے جاتے۔ تو اس سے یہ حقیقت عیاں ہوئی کہ مطلقاً اور حقیقتاً تمام کائنات کا وہی مالک ہے بعض نے کہا کہ مالک باعتبار معنی کے زیادہ وسیع ہے۔ اس لئے کہ عربی محاورہ میں مالک العبد والدابۃ تو کہا جاتا ہے لیکن ملک العبد والدابۃ نہیں کہا جاتا۔

روح المعانی میں ہے کہ ملک اور مالک کے مابین عموم وخصوص من وجہ کی نسبت ہے۔ جس کی تین صورتیں ہوتی ہیں۔ ایک صورت جمع کی اور دو افتراق کی۔ یہاں بھی ایسے ہی ہے مثلاً:

(۱) حضرت یوسف علیہ السلام کہ تمام اہل مصر

اپنی جانوں کو فروخت کر کے آپ کے ملک ہیں آ گئے اور آپ کو ان پر حکومت بھی میسر ہوئی آپ ان کے ملک بھی ہیں اور مالک بھی۔

۲) تاجر جو اپنے سامانِ تجارت کا مالک ہوتا ہے۔ صرف مالک ہے ملک نہیں۔

۳) بادشاہ جس کے زیر نگیں کوئی ملک یا علاقہ ہے، ملک ہے مالک نہیں اور بعض نے یوں بھی کہا ہے کہ ملک وہی ہے جو مالک ہو۔ جو مالک نہیں وہ ملک بھی نہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ملک اولیٰ ہے اس لئے کہ ہر ملک مالک ہے لیکن ہر مالک ملک نہیں مدارک میں ہے۔ ملک کا حکم مالک پر نافذ ہے۔ بخلاف مالک کے کہ اس کا حکم ملک پر نافذ نہیں ہوتا۔ دنیا میں احاد الناس کو ملک (بادشاہ) کہا جاتا ہے اور یہ درست ہے: اس لئے کہ بادشاہ پر یہ نام اس لئے بولا جاتا ہے کہ وہ بعض چیزوں سے مستغنی ہے اور بعض چیزیں اس کی محتاج بھی ہیں۔ اس جزوی معنی کے لحاظ سے بندوں پر مجازاً ملک کا اطلاق کیا جاتا ہے اور یہ شرک نہیں اس لئے کہ اللہ اور اس کے غیر پر اطلاق کی وجوہات میں بڑا فرق ہے۔ جس وجہ سے ملک کا اطلاق اللہ پر ہوتا ہے۔ اس وجہ سے بندے پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ وہ وجہ بندے میں ہرگز ہرگز نہیں پائی جاتی۔

امام غزالی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مقصد الاسنیٰ فی شرح اسماء الحسنیٰ میں لکھا ہے کہ بندوں میں سے ملک وہ ہے کہ اس کی مملکت میں اس کا لشکر اور اس کی رعایا اس کی اطاعت گزار ہو، اور اس کی مملکت خاصہ اس کا قالب اور قلب ہے۔ اور اس کا لشکر اس کی شہوت اور غضب اور خواہش ہے۔ اس کی رعیت۔ اس کی زبان اور آنکھیں اور ہاتھ اور تمام اعضا ہیں۔ جب بندہ ان کا مالک ہوتا، اور اس کی یہ رعیت اس کی مطیع اور فرماں بردار ہوتی تو اس نے عالم میں ملک کا درجہ حاصل کر لیا۔

اس سے زیادہ اگر تمام بنی آدم اپنی حیات عاجلہ اور آجلہ میں اس کے محتاج ہیں لیکن وہ کسی کا محتاج نہیں تو وہ عالم ارضی میں ملک ہے۔ یہ رتبہ اور مقام انبیاء علیہم السلام کا ہے کہ ہدایت میں لوگ ان کے محتاج ہیں۔ مگر وہ ان کے محتاج نہیں ہوتے۔ ان کو ہدایت من جانب اللہ ہوتی ہے انبیاء علیہم السلام کے بعد عالم ارضی میں وہ علماء ملک ہیں جو انبیاء کے وارث اور ان کے کامل متبع اور پیروکار ہیں۔ ان کا مقام ملوکیت ارضی میں ان کے کام کی نسبت سے ہوگا، اور ان کا کام نبیوں کی طرح دین کی تبلیغ اور حق کی رہنمائی کرنا اور لوگوں کو صراطِ مستقیم کی طرف دعوت دینا ہے۔ اور دنیا کے مصائب پر جو دعوتِ حق میں پیش آتے ہیں۔ نبیوں کی طرح صبر کرنا اور تبلیغ دین میں نبیوں کی طرح صبر کرنا اور تبلیغ دین میں نبیوں کی طرح کسی

اجرت اور معاوضہ کی طمع نہ رکھنا ہے — یہ مقام اللہ تعالیٰ کیطرف سے بندے کو اس کا عطیہ اور انعام ہے۔ کسی امیر نے کسی اللہ کے بندے کو جو اس مقام پر متمکن تھا کہا کہ آپ مجھ سے اپنی کسی حاجت کا سوال کریں۔ انہوں نے فرمایا: میں تجھ سے کیا مانگوں جب کہ تیری حالت یہ ہے کہ تو میرے دو غلاموں کا غلام ہے اس نے حیران ہو کر پوچھا۔ وہ آپ کے غلام کون ہیں؟ انہوں نے کہا طمع اور حرص: میں ان پر غالب آگیا ہوں۔ اس لئے یہ میرے غلام ہیں اور تو ان سے مغلوب ہے اس لئے تو ان کا غلام ہے اور جو غلاموں کا غلام ہو اس سے مانگنا عقل و دانش سے بعید ہے۔ ایک بزرگ سے کسی نے کہا۔ یہ کس طرح انہوں نے فرمایا۔ دنیا میں ملک یعنی بادشاہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ تو طمع اور حرص سے اپنا تعلق توڑ لے۔ اس لئے کہ بادشاہی اور آزادی استغنا ہی میں ہوتی ہے۔ پھر تو قیامت کے دن عالم آخرت میں بھی مالک ہوگا۔

یہ استغنا ہے پانی میں نگوں رکھتا ہے ساغر کو
تجھے بھی چاہیئے مثل حباب آب جو ہونا

اَلْقُدُّوْسُ

یہ اسم شریف قدس سے بنا ہے۔ قدس کے معنی پاک کے ہیں۔ اس اعتبار سے قدوس کے معنی ہیں۔ وہ پاک ہے ہر عیب سے منزہ ہے اس چیز سے جو اس کی شان کے لائق نہیں بعض نے کہا قدوس وہ ہے جس کی برکتیں بہت ہیں (خازن)

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: کہ اس کے معنی ہیں کہ وہ منزہ ہے اس وصف سے جس کا حِس ادراک کرے یا خیال اس کا تصور کرے یا وہم وگمان یا فکر اس تک رسائی کرے — وہ فرماتے ہیں میں یہ نہیں کہوں گا کہ وہ عیوب و نقائص سے منزہ ہے اس لئے کہ رب تعالیٰ کی شان میں یہ کہنا ترک ادب ہے جس طرح بادشاہ کے لئے اس بات میں کوئی ادب نہیں کہ اس کو کہا جائے کہ وہ جولاہا نہیں حجام نہیں اسی طرح رب تعالیٰ کے لئے بھی اس میں ادب کا کوئی پہلو موجود نہیں کہ اس کو کہا جائے کہ وہ جملہ عیوب و نقائص سے منزہ ہے۔ اس لئے کہ بسا اوقات وجود کی نفی امکان وجود کے وہم میں ڈال دیتی ہے اور اس وہم کا شکار ہونا نقص ہے۔ بلکہ میں کہوں گا کہ القدوس وہ ہے جو منزہ ہے ان اوصاف کمال سے جنکو مخلوق اپنے لئے اوصاف کمال گمان کرتی ہے جس طرح کہ وہ منزہ اور پاک ہے ان اوصاف سے جس کو لوگ اپنے لئے اوصاف نقص گمان کرتے ہیں۔ وھو منزہ عن اوصاف کمالھم کما انہ منزہ عن اوصاف نقصھم۔ بل کل صفتہ نقصوا للخلق فھو منزہ مقدس عنہا وعما شبیھما و یماثلھا (المقصد الاسنیٰ ص۳۸)

اور وہ منزہ ہے ان کے اوصافِ کمال سے ۔ جس طرح وہ منزہ ہے ان کے اوصافِ نقص سے بلکہ ہر اس صفت سے جو مخلوق کے لئے متصور ہو سکتی ہے ۔

اس نام سے بندے کو یہ ذوق اور حصہ نصیب ہوتا ہے کہ وہ اپنے ارادے اور علم کو منزہ کرے ۔ علم کو منزہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو دور کرے جملہ متخیلات و محسوسات موہومات سے اور ادراکات ہیں سے ہر اس چیز سے پاک رکھے جس میں بہائم اس کے ساتھ شریک ہیں ۔ بلکہ اسکی نظر کا تردد اور اسمائے علم کا طواف امور ازلیہ الٰہیہ کے ارد گرد ہو جو کہ منزہ ہیں اس سے کہ اگر تو ان کے قریب ہو تو ان کو حس کے ساتھ پایا جا سکے اور اگر تو ان سے دور ہو تو وہ حس سے غیب ہو جائیں ۔ بلکہ بندہ فی نفسہٖ محسوسات و متخیلات سے مجرد ہو جائے اور ایسے علوم حاصل کرے کہ اگر کسی وقت اس کی حس اور تخیل کا آلہ مسلوب یا مفقود بھی ہو جائے تو وہ اپنے علوم شریفہ کلیہ الٰہیہ سے جو معلومات ازلیہ ابدیہ سے متعلق ہیں ۔ شخصیاتِ متغیرہ متخیلہ سے نہیں ، سرشار رہے ۔

اس کے ارادے کے منزہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ اپنے ارادہ کو حظوظِ بشریہ کے گرد گھومنے سے روکے اس لئے کہ وہ حظوظ بشریہ کا مرجع لذت شہوت اور غضب اور طعام اور نکاح اور لباس اور لمس اور نظر کے نتائج کے سوا کچھ بھی نہیں ، اور اپنے ارادہ کو تمام ان لذات سے منع کرے جو بندے تک نہیں پہنچتی مگر حس اور قلب کے واسطہ سے ۔ بلکہ بندہ کو چاہیئے کہ وہ بجز اللہ کی ذات کے کسی بھی چیز کا ارادہ نہ کرے اور اس کے لئے سوائے اللہ کے کسی چیز میں حظ نہ ہو اور اس کو اللہ کی ملاقات کے سوا کسی چیز کا شوق نہ ہو اور اللہ کے قرب کے سوا کسی چیز میں خوشی نہ ہو ۔ اور اگر بالفرض اس پر جنت اور اس کی نعمتیں پیش کی جائیں تو وہ ان کی طرف متوجہ نہ ہو ۔ وہ رب الدار کے سوا دار پر قناعت نہ کرے اور ان ادراکات حسیہ خیالیہ پر قناعت نہ کرے جن میں بہائم اور حیوان اس کے ساتھ شریک ہیں ۔

لیس یہ لائق ہے کہ وہ ان سے ترقی کرے سوائے اس کے کہ وہ خواص انسانیہ سے حظوظ بشریہ جس میں بہائم بھی اپنی کرتے ہیں ۔ بہتر یہ ہے کہ ا[illegible]ت سے کرے ۔ پس مرید کی جلا[illegible]ستوں نے کی جلالت پر مبنی ہے [illegible]م پر حجام کو اسی قدر مرید بھی بزرگ[illegible] فرمایا اگر تم لوگوں [illegible] گے ۔ اگر تم [illegible]راخی کریں گے ۔ [illegible]راخی کرنا بھی مروت [illegible] ۔ محمد ابن حسن نے [illegible]ثرت دینا اور ان کے آئینہ

بقیہ صفحہ ۱۶ پر

مولانا الحاج حضرت معین الملت
پیر سید حیدر حسین شاہ علی پوری

المَوعِظَۃُ الحَسَنَۃ

فتوت - جوانمردی - مُروّت - شرافت کے اوصاف

یہ چاروں الفاظ ایک معنی اور ایک حقیقت پر دلالت کرتے ہیں۔ اسلام نے اپنے پیروکاروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اور اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن پاک سے فتوت - جواں مردی مروّت - شرافت کی تعلیم دی ہے اور بتایا ہے کہ اللہ کے نزدیک باکمال مرد وہ ہے جس میں جواں مردی کی جملہ اوصاف پائی جائیں۔ شریف اور بزرگ ہمت اور خلق عظیم کا پیکر وہی انسان ہے جس میں وہ اوصاف کس قدر ہیں - شرافت کے مقابلہ میں ایک وصف بادشاہ بحیثیت فرد ماشیگی اور کمینگی ہے جو شخص سے اپنا تعلق نور کے اوصاف سے بے بہرہ اور خالی اور آزادی استغنا ہی نہیں کہا جائے گا۔

کے دن عالم آخرت میں کیا چھا گنا جاتا ہے جو شریف

یہ استغنا ہے پانی ہی کی تدبیر کاہ کے برابر
تجھے بھی چاہیے مثل ہل اور ان کے پیروکار
رمروّت کا پیکر فتوت

اَلقُدُّوس

کے لافانی الوار سے

یہ اسم شریف قدس سے بنا ہے تمام
کے معنی پاک کے ہیں۔ اس اعتبار سے
کے معنا ہیں۔ وہ پاک ہے ہر عیب سے منز

ذیل میں ہم چند احادیث اور اکابر اسلام کے اقوال سے فتوت و شرافت کے اوصاف بیان کرتے ہیں :

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے لوگوں میں اتفاق ومحبت سے رہنا اور ان سے ہمدردی اور خیرخواہی کا سلوک کرنا، اور ان پر ظلم کرنے سے گریز کرنا، اور ان کے ساتھ جو بھی برتاؤ کیا جائے ۔ اس کا عدل و انصاف کے اصولوں کے مطابق ہونا اور جھوٹ اور یاوہ گوئی سے زبان کو پاک رکھنا فتوت و مروّت ہے - ایسے لوگ اس قابل ہیں کہ ان کی دوستی اور ان کی صحبت اور ان کے قرب کو غنیمت جانیں۔

ابن زیاد نے مروت کے متعلق ایک دیہاتی سے سوال کیا کہ تمہارے نزدیک جوانمرد اور شریف آدمی کون ہے ؟ اس نے کہا ہمارے نزدیک وہ آدمی شریف شمار ہوتا ہے جو گناہوں کے نزدیک نہ جائے - اس کے برعکس ہم اس کو جو بے باکانہ گناہوں کا ارتکاب کرے کمینہ جانتے ہیں اور اس کی ہماری نگاہ میں کوئی عزت نہیں ہوتی - اس لئے کہ عزت و

کرامت کا حقدار شریف ہوتا ہے کمینہ نہیں — اور ہم اس کو شریف جانتے ہیں جو اپنے ہاتھوں سے حلال روزی کمائے اور اپنے مال کی حفاظت کرے ۔ بے جا خرچ نہ کرے ۔ بے ہودہ اور ناجائز جگہوں میں خرچ نہ کرے اور اپنے مال سے اپنے اہل وعیال کی تربیت کرے اور ان کی حاجتوں ۔ ضرورتوں کو پورا کرے اور جہاں تک ممکن ہو ان کو کسی چیز میں لوگوں کا محتاج نہ ہونے دے ۔ اور مال کی اسراف اور تبذیر سے حفاظت کرے اور اللہ تعالےٰ نے جو حق مثل زکوٰۃ وغیرہ کے واجب کیا ہے ۔ اس کے ادا کرنے میں سست نہ ہو اور مال سے حسن تدبیر سے آخرت اور دنیا کا نفع حاصل کرے اور جہاں تک ممکن ہو اپنے مال سے لوگوں کا بھلا کرے ۔

یہ بات بھی شرافت میں گنی گئی ہے کہ کھانا حسب حال اور جو اس کے مزاج اور طبیعت کے مطابق ہو کھلائے ۔ اسی طرح جو چیزیں پینے کے کام آتی ہیں ۔ ان میں پینے کے لئے وہی چیز اختیار کرے جو اس کے موافق ہے ۔ قیس بن ثابت بن ساعدہ قیصر کے دربار میں اکثر جایا کرتے تھے ۔ ایک بار دربار لگا ہوا تھا قیس قیصر کے قریب اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا تھا ۔ قیصر نے ان سے سوال کیا کہ کامل عقل کیا ہے قیس نے جواب دیا آدمی کا اپنے نفس کو پہچاننا ۔ اس نے پھر سوال کیا افضل علم کیا ہے اس نے کہا افضل علم وہ ہے کہ آدمی اس چیز میں بحث نہ کرے جس کو وہ جانتا نہیں ۔ پھر اس نے سوال کیا افضل مروت کیا ہے ۔ اس نے کہا اپنی آبرو اور عزت کی حفاظت کرنا ۔ اس نے پھر سوال کیا افضل مال کیا ہے ۔ اس نے کہا جس سے اس نے اس کا حق ادا کیا ۔ ربیعہ نے کہا شرافت اور مروت کا معیار یہ ہے کہ جب آدمی گھر میں ہو تو قرآن پاک کی تلاوت کرے مساجد کو آباد کرے اور بھائیوں سے نیک سلوک کرے اور جب سفر میں ہو تو اپنا مال اپنے رفیقوں پر خرچ کرے ۔ اور ان سے اتفاق اور محبت کرے ان سے لڑائی جھگڑا نہ کرے اور ان کو رنج نہ پہنچائے ۔ اور ان سے میٹھی اور نرم گفتگو کرے ۔ اور معاصی سے الگ ہو کر ان سے مزاح اور خوش طبعی کرے ۔ بعض داناؤں نے کہا ہے مروت و شرافت عہد کے پورا کرنے اور قول میں سچا ہونے اور مال کو نفع کے لئے خرچ کرنے میں مضمر ہے ۔ ذکر ہے کہ ایک دن حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حجام سے اپنی مونچھوں کے بال کٹوائے اور اس کی اجرت سے زیادہ اس کو ایک درہم عطا فرمایا ۔ دوستوں نے دریافت کیا کہ آپ نے معمولی سے کام پر حجام کو ایک درہم عطا کر دیا ۔ آپ نے فرمایا اگر تم لوگوں پر تنگی کرو گے تو وہ تم پر تنگی کریں گے ۔ اگر تم ان پر فراخی کرو گے تو وہ تم پر فراخی کریں گے ۔ اس سے ثابت ہوا کہ کسی پر فراخی کرنا بھی مروت کے اوصاف سے ہے ۔ محمد ابن حسن نے حجاموں کو ان کی مقررہ اجرت دینا اور ان کے آئینہ

بقیہ صفحہ ۱۶ پر

حاجی اللہ ودھایا صاحب خلیفہ مجاز حضرت امیر ملت علی پوری

اِتباعِ شیخِ کامل

مرید باصفا کے لئے اپنے شیخ کی محبت اور پیروی ضروری ہے۔ اور شیخ ایسا ہونا چاہیئے جس کے متعلق اختصاراً تین شرائط لازمی ہیں۔

ا۔ پیر کا مسلک صحیح ہو۔
ب۔ حقوق شرعیہ ادا کرنے میں سست و کاہل نہ ہو
ج۔ پیر کے عقائد مذہب اہل سنت و جماعت کے مطابق ہوں۔ نیز قرآن و سنت اور اجماع پر کاربند ہو۔ یہ وہ شرطیں ہیں جن کے بغیر پیری و مریدی ہرگز نہیں ہوسکتی۔
(مقال العرفاء)

مفہوم حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ

شریعت و طریقت کا جامع مرشد مل جائے تو یہ نعمت غیر مترقبہ ہے اور مرید کے حق میں اکسیر اعظم ہے۔ ایسے ہادی کا وجود مسعود اُس کے لئے سراسر رحمت ہے۔ ایسے رہنما کی تعلیمات و ارشادات سعادت عظمٰی ہیں۔ ایسے فقراء اور اولیاء اللہ کا ادب و احترام لابدی امر ہے جیساکہ حافظ شیرازی فرماتے ہیں ؎

گر در سرت ہوائے وصالست حافظا
باید کہ خاک درگہ اہل بصر شوی

(ترجمہ) یعنی اگر تجھے وصالِ یار کا سودا ہے تو لے حافظ اہل نظر لوگوں کی چوکھٹ کی خاک بن جا یعنی پیر و مرشد کی چوکھٹ کی خاک بن جا۔

ان بزرگانِ دین۔ اہل صدق وصفا کے قرب و نزدیکی اور انکی ہمنشینی کا درس کتاب اللہ نے بھی دیا ہے۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو۔ اس کی طرف وسیلا ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

صاحبِ تفسیر روح البیان اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ اس آیت میں وسیلہ ڈھونڈنے کے حکم کی صراحت ہے۔ وسیلہ کا ہونا بہت ضروری ہے چونکہ وصول الی اللہ وسیلہ کے بغیر ناممکن ہے۔ اور وُہ وسیلہ علماء حقانی اور مشائخ طریقت ہیں۔ حافظ فرماتے ہیں۔

قطع ایں مرحلہ بے ہمرہی خضر مکن
ظلما تست بترس از خطر گمرہی

اللہ کے عشق و محبت کی منزل کو مرشدِ کامل کے بغیر ابطے مت کرو، بحرِ ظلمات اور گمراہی کی تاریکیاں ہیں اس لئے گمراہی سے بچنے کیلئے کسی اللہ والے کے دامنِ رحمت میں پناہ لو۔

ارشادِ رومیؒ

پیر را بگزیں کہ بے پیر ایں سفر
ہست بس پر آفت و خوف و خطر

بیعت کی مشروعیت کا استدلال بہت سے علماء کرام نے اسی آیت سے کیا ہے چنانچہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ ممکن نہیں کہ وسیلہ سے ایمان مراد لیا جائے۔ اس لئے خطاب اہل ایمان سے ہے۔ آمنوا اس پر دال ہے اور عمل صالح بھی، مراد نہیں ہوسکتا کہ وہ تقویٰ میں داخل ہے، چونکہ تقویٰ عبارت ہے امتثالِ اوامر اور اجتناب نواہی سے، اسی طرح جہاد بھی مراد نہیں ہوسکتا بدلیل مذکور یعنے تقویٰ میں شامل ہے تو متعین ہوگیا کہ وسیلہ سے مراد ارادت و بیعتِ مرشد ہے اور جہاد سے مراد مرشد کے حکم کے مطابق ریاضت و مجاہدہ اور ذکر و فکر کرنا ہے۔

دوسری جگہ قرآن میں ارشاد ہے

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم

یہ آیت مشروعیتِ بیعت کی بیّن دلیل ہے۔ آیتِ بالا میں وسیلہ کے متعلق مولوی اسمٰعیل دہلوی منصبِ امامت میں لکھتے ہیں۔

"و مراد از وسیلہ شخصے کہ اقرب الی اللہ باشد در منزلت الخ"

ان کے نزدیک بھی یہاں مرشد و ہادی مراد ہے

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "جب سالک کو راہ حق تعالےٰ کی توفیق عطا ہوتی ہے تو پہلے اس کے دل میں انوار ہدایت سے روشنی ڈالی جاتی ہے۔ کیونکہ حق تعالےٰ فرماتا ہے۔

یَھْدِی اللہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَاءُ

وہ روشنی اس کے دل سے تمام کدورتوں اور گمراہیوں کو دور کر دیتی ہے تو اس حطام دنیا سے اس کا دل سرد ہو جاتا ہے۔ اور آخرت کی طلب میں سرگرمی پیدا کرتا ہے۔ اور توبہ کی لگام ہاتھ میں لے کر ندامت کی رکاب میں قدم رکھ کر استغناء کے گھوڑے پر سوار ہوتا ہے۔ یعنے سب باتوں سے تائب ہوتا ہے۔ اور سب گناہوں کو چھوڑ کر قبلۂ طاعت و عبادت اللہ جل مجدہٗ کی طرف منہ کرتا ہے۔

"درآں وقت او را از مرشد کامل راہ دیدہ جامع شریعت و طریقت کہ مقتداء وقت باشد چارہ نبود کہ خود را دریائے سعادت خدمتِ او باندازد و دست در دامنِ دولت او بیاندازد

بقیہ الموعظۃ الحسنۃ

میں نظر کرنا مروت کے خلاف گنا ہے۔ بعض بزرگوں نے کہا سڑکوں، بازاروں، راستوں ہوٹلوں، حماموں میں بیٹھنا اور باتیں کرنا شرافت کے خلاف ہے۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بامروت اور جوانمرد وہ ہے جو سچ بولے اور لوگوں کی خطاؤں کو معاف کرے اور اہل زمانہ سے بھلائی کرے اور ان کے کام آئے اور ان کی حاجت روائی کرے اور کسی کو تکلیف نہ دے خواہ وہ کوئی کیوں نہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا عربوں میں جب تک اسلام کا تقویٰ اور جاہلیت کا کرم باقی ہوگا وہ ہلاک نہیں ہونگے۔ اور جب ان سے یہ دونوں چیزیں جاتی رہیں گی تو ہلاک ہو جائیں گے۔

تا از مکائد شیطانی و مکروہاتِ نفسانی کہ راہ زن سالک اند بیمنِ توجہ او محفوظ ماند۔ و در معالجہ امراض باطن خود بارشادِ او مشغول شود۔ الخ وصول اللہ میسر نیاید لہذا صحبتِ مرشد و اتباعِ او ضرور افتاد چنانچہ در قرآن مجید

یٰایُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ وقولہ تعالیٰ وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ۔

ہر دو جا امر است و امر مقتضی وجوب است۔

(ضیاء القلوب)

بقیہ :- روئیداد جلسہ

(آپ نے ایسی کتابیں بھی مرتب کی ہیں جن میں مرزا قادیانی کی تحریفات کی پوری نشاندہی کی ہے)

● آخر رات کے تین بجے کے قریب عرب صاحبان کی خدمت کی اپیل کی گئی۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو سرکار دوعالم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بے پناہ عشق تھا۔ اسی وجہ سے عرب حضرات کی محبت آپ کی رگ رگ میں سرایت کئے تھی آپ کے پاس عرب حضرات آتے اور امید سے زیادہ پاتے جب حرمین شریفین حاضری ہوتی تو داد و دہش کی حد نہ رہتی آپ کو اسی لئے "ابوالعرب" کہہ کر پکارا جاتا۔ اسی مبارک روایت کے مطابق اب بھی ہر سال بہت سے عرب آتے ہیں حضرات صاحبزادگان عالی تبار اور خدام حضور قبلہ عالمؒ انکی خدمت سے سعادت اندوز ہوتے ہیں۔

● پھر ختم شریف پڑھا گیا سلام و قیام ہوا۔ حضرت معین الملت الحاج الحافظ پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب نے دعائے خیر فرمائی حضرت الحاج الحافظ پیر سید نذر حسین شاہ صاحب بھی تشریف فرما تھے جلسہ ختم ہوتے ہی موذن نے فجر کی اذان کہی اس طرح یہ مبارک تقریب اول و آخر اللہ تعالےٰ اور اس کے حبیبؐ کے ذکر سے آراستہ ہوئی۔ واللہ الحمد

شمہ ای بالو گفتم و رفتم
قس علی ما سمعتہ الباقی

مولانا محمد بشیر صاحب دار العلوم محمدیہ نظامیہ

فلم ڈان آف اسلام (فجر اسلام)

ارباب اقتدار اور اہلِ ایمان کے لئے لمحہ فکریہ!

ملت اسلامیہ کی دینی و اخلاقی قدروں کو پامال کرنے اور نوجوان نسل کو بے حیا غفلت کوش اور اسلام سے بیگانہ کرنے میں فلم و سینما (شیطانی گھروں) کی تباہ کاریاں کیا کم تھیں۔ دشمنانِ اسلام نے چند ثقافت زدہ افراد کو آلۂ کار بنا کر فلم ڈان آف اسلام (فجر اسلام) کے ذریعہ رہی سہی کسر بھی نکالنے کی کوشش کی ہے۔ فلم خانۂ خدا کی طرح ڈان آف اسلام کا تقدس دوسری فلموں سے بھی زیادہ ضرر رساں ہے۔ اس میں اعداء اسلام نے اسلام کا لیبل لگا کر ایمان سوز جراثیم کے ذریعہ بے علم و عمل اور کمزور ایمان لوگوں کو گمراہ کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔

۱۹۷۰ء میں امریکہ نے مصر کے چند فلم سازوں کے تعاون سے فلم "محمد" صلے اللہ علیہ وسلم بنانے کا منصوبہ بنایا تھا۔ اس اعلان پر دیگر تنظیموں کے علاوہ رابطہ عالم اسلامی کے احتجاج پر ان مصری کھلنڈروں نے یقین دلایا کہ اس فلم میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جانثار صحابہ کرام کی تصاویر نہیں ہوں گی۔ مگر جب اس فلم کا خاکہ سامنے آیا تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اشاراتی انداز اختیار کیا تھا۔ اور صحابہ کرام مثلاً حضرت صہیب رومی حضرت سلمان فارسی حضرت زید بن حارث حضرت عمار بن یاسر اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہم جیسی شخصیتوں کو پردۂ سکرین پر لایا گیا تھا۔ جب اس فلم کا خاکہ "فیلمو شرکۃ الانتاج السینمائی العالمی" کی جانب سے ۳۰۰ صفحات کی صورت میں سامنے آیا تو صحابہ کرام کی تصاویر موجود تھیں اس مسودہ کی اشاعت کے بعد مکہ معظمہ میں بین الاقوامی اسلامی تنظیموں کا اجلاس ہوا۔ جس میں اس فلم کو حرام و ناجائز قرار دیا گیا۔ اور یہ انتباہ بھی کیا گیا کہ اگر اس جسارت کا ارتکاب کیا گیا تو اس کا ردعمل نہایت شدید ہوگا۔ امریکہ تو مصلحتاً اس کام سے رک گیا۔

گزشتہ سال پھر چند عرب ممالک نے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ فلمانے

کا پروگرام بنایا۔ اس پر دنیا کے اہل درد مسلمانوں نے صدائے احتجاج بلند کی۔ جواباً کچھ سکوت اختیار کیا گیا اور بس۔

مگر اعداء اسلام اور ان کے کاسہ لیس کب خاموش رہ سکتے تھے۔ انہوں نے نئی چال چلی امریکہ (یہودیوں) کے ذہنی غلام چند مصری کھلنڈروں نے تلبیس سے کام لیا اور اس فلم میں بعض ترامیم کر کے اسے عہد رسالت یا دی ڈان آف اسلام کے نام سے پیش کر دیا۔ فلم ڈان آف اسلام کیا ہے؟

اس کا جواب بھی کچھ مشکل نہیں ہے۔ اس فلم میں ان واقعات کا بہروپ ہے جو حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو پیش آئے۔ پہلا حصہ عہد جاہلیت سے متعلق ہے۔ دوسرے حصے میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے لے کر آپ پر وحی نازل ہونے تک کے واقعات فلمائے گئے ہیں (نعوذ باللہ) تیسرے حصے میں ہجرت اور مسلمانوں پر کفار کے مظالم کا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔

جہاں یہ فلم اغیار کی گہری سازش، شعائر اسلامی کا مذاق اور اس بے مثل ذات سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا بہروپ شیطانی گھروں (سینماؤں) میں دکھاتے اور رسوائے زمانہ پیشہ ور ایکٹروں اور ایکٹرسوں کے ذریعہ نمائش کے باعث ممنوع و حرام ہے۔ وہاں اس میں بعض تصاویر انتہائی اشتعال انگیز اور توہین آمیز تاثر دے رہی ہے۔ ایک تصویر قریش مکہ کے ایک سردار اور اس کی مسلمان اہلیہ کی بے پردہ اور اپنے کافر شوہر کے کندھے پر ہاتھ رکھے دکھائی گئی ہے۔ دوسری تصویر میں کفار مکہ ایک مسلمان پہ مظالم ڈھا رہے ہیں۔ مسلمان کو زمین پر لٹایا ہوا ہے اور کافر اس کی ٹانگوں سے اسے گھسیٹے لئے جا رہے ہیں۔ کیا وہ خاتون صحابیہ نہیں؟ جو بے پردہ دکھائی گئی اور مسلمان صحابی نہیں تھا؟ اگر یہ دونوں صحابی ہیں تو ان کی خیالی تصاویر کو کھلے بندوں دکھانا صریح جھوٹ اور جعل سازی ہے۔

تعجب ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے اسے دیکھیں اور حیرت ہے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے سنسر بورڈ پر جس نے اس کی نمائش کی اجازت دے دی ہے اور صد افسوس و مقام تعجب ہے ان ابن الوقت اور مغرب زدہ مصری مفتیان کرام پر جنہوں نے جواز کا فتویٰ دے کر حق کو چھپایا اور بمصداق حدیث پاک ایسے علماء کو قیامت کے دن آگ کی لگام دی جائے گی۔ (نعوذ باللہ)

اسلام میں عریانی و فحاشی تصویر کشی رقص و سرور (ناچ گانے) اور بے غیرتی کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ

بنی طے قبیلے کے سردار کی لڑکی اسیر ہو کر حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔

بقول علامہ!

دخترک راچوں نبی بے پردہ دید
چادرِ خود پیش روئے او کشید

تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کو بے پردہ دیکھ کر اپنی چادر پردہ کے لئے اس لڑکی کو دی۔

اس سے آپ اندازہ فرمائیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم غیر مسلموں کی لڑکیاں بے پردہ دیکھنا گوارا نہیں فرماتے۔ چہ جائیکہ مسلمان زادیاں بے پردہ گھومیں اور شیطانی گھروں میں ڈانس کریں۔

کیا یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا باعث نہیں۔ (استغفراللہ)

صد افسوس کہ جو کام دشمنانِ اسلام براہ راست نہ کر سکے وہ اغیار کے کافرانہ نظامِ تعلیم و ملحدانہ تہذیب کے سبب ان کے شاگرد کر رہے ہیں بلکہ اُن سے سبقت کر رہے ہیں اور توہین مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ "پال" نے عیسائیت کے خلاف سازش کی تو حضرت عیسٰے علیہ السلام اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا سینما ہالوں کی رونق کا سامان بنے اور جو عیسائی حضرت عیسٰی علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے تھے اور مقدس مریم کے مجسموں و تصویروں کو ہی نہیں بلکہ ابن مریم کی جانب منسوب صلیب کو بھی پوجتے تھے وہ عیسائی عیسٰی علیہ السلام، کو فلم کا کردار بنا کر اسے بیچنے میں مصروف ہو گئے۔

مذکورۃ الصدر حقائق، اس کی زد میں اعداء اسلام کی بھیانک سازش و دیگر ایمانی و اخلاقی خرابیوں کے علاوہ ناموسِ رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم پر "پال" کی طرح نام نہاد ثقافت زدہ ترقی پسند افراد نے براہ راست حملہ کیا ہے۔

اس لئے تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنے والوں کے عزائم و مکروہ سازشیں خاک میں ملا دیں۔ اور بغیر کسی دنیوی مفاد اور بلاخوف لومۃ لائم حکم خداوندی (جل جلالہٗ) امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر عمل پیرا ہوں۔

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جو لوگ نیکی کا امر نہ کریں اور برائی سے نہ منع کریں اللہ تعالےٰ انہیں عذاب میں مبتلا کرے گا۔ (ملخص حدیث)

ایک اور ارشاد ہے۔ تم بھلائی کا امر کرو اور برائی سے روکو۔ ورنہ اللہ تعالےٰ تم میں سے جو سب سے بُرے ہوں گے وہ تم پر مسلط کرے گا اور وہ (حکمران) مصیبتوں میں مبتلا کریں گے۔ تم سے نیک لوگ دعا کریں گے مگر ان کی دعائیں قبول نہ ہوں گی۔ (حدیث پاک)

آخر میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت سے دیگر بے حیائی اور شیطانی (ڈبل رقص وغیرہ) ور

(بقیہ صفحہ ۲۲ پر)

مفتی مولانا غلام رسول صاحب علی پوری

فتاویٰ جماعتیہ نقشبندیہ

اس عنوان کے ذیل میں وہ فتاویٰ درج ہوا کریں گے جو دار العلوم مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ سے مختلف سوالات کے جوابات میں حضرت مولٰنا حافظ مفتی غلام رسول صاحب صدر مدرس رقم فرماتے ہیں۔ قارئین کو چاہیئے کہ وہ اپنے سوالات حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں ارسال کریں اور پھر اپنے سوالوں کا جواب اس عنوان کے نیچے پڑھا کریں۔ جناب مفتی صاحب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ہر ماہ جو فتوے صادر کرتے ہیں دفتر انوار الصوفیہ میں دیا کریں۔

استفتاء:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اندریں مسائل امام مسافر نماز پڑھا رہا ہے۔ مقیم لوگ دوسری رکعت میں شریک ہوئے پھر امام نے سلام پھیر دیا اب دوسرے مقیم لوگ کیسے نماز ادا کریں۔

المستفتی
محمد یوسف ۔ میر پور
آزاد کشمیر

الجواب بعونہٖ تعالےٰ۔

صورۃ مسئولہ مستفسرہ میں پہلے یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ نمازی کی چار قسمیں ہیں۔ مدرک (جو تمام نماز امام کے ساتھ ادا کرنے والا ہے) مسبوق (جس سے پہلے امام نے کچھ نماز ادا کر لی ہے) ملحق (جو ابتدائی طور پر امام کے ساتھ شریک ہوا لیکن عوارضات کیوجہ سے اقتداء ترک کی وضو وغیرہ کرنے چلا گیا۔ منفرد (جس نے اپنی علیحدہ نماز ادا کی امام کے ساتھ شریک ہی نہیں ہوا۔ اور صورت سوالیہ نہ صرف مسبوق کی ہے اور نہ ہی ملحق کی بلکہ مسبوق اور لاحق کی اجتماعی صورت ہے۔ پچھلی دو رکعتوں میں کہ مسافر کو معاف ہیں مقیم لاحق ہے اور اس کے شریک ہونے سے قبل جس قدر نماز ادا ہو چکی ہے اس میں مسبوق ہے۔

فتاویٰ در المختار میں ہے

مقیم ائتم بمسافر فھو لاحق بالنظر للاخیرتین وقد یکون مسبوقا ایضا کما اذا فاتہ اول صلوٰۃ امامہ المسافر۔

اب یہ مقیم لوگ جو مسافر امام کی اقتداء

یں نماز پڑھ رہے ہیں۔ یہ جتنی نمازیں لاحق ہیں اسے بلا قرأت ادا کریں یعنے قیام میں خاموش رہیں اور جتنی نمازیں یہ مسبوق ہیں اسے مع قرأت یعنی سورہ فاتحہ کے ساتھ ادا کریں۔

فتاوٰی رضویہ میں ہے اگر دونوں رکوع نہ پائے تھے تو پہلے دو رکعتیں بلا قرأت پڑھ کر بعد التحیات دو رکعتیں فاتحہ و سورۃ سے پڑھے اور اگر ایک نہ ملا تھا تو پہلے ایک رکعت بلا قرأت پڑھ کر بیٹھے اور التحیات پڑھے کیونکہ یہ اس کی دوسری ہوئی۔ پھر کھڑا ہو کر ایک رکعت اور ویسی ہی بلا قرأت پڑھ کر بھی بیٹھے اور التحیات پڑھے کہ یہ رکعت اگرچہ اسکی تیسری ہے مگر امام کے حساب سے چوتھی ہے اور فوت شدہ رکعات کو امام کی نماز کی ترتیب پر ادا کرنا ذمہ لاحق ہوتا ہے۔ پھر کھڑا ہو کر ایک رکعت بافاتحہ و سورۃ پڑھ کر بیٹھے اور بعد تشہد نماز تمام اور پوری کرے۔ انتہی۔

چونکہ یہ لوگ مقیم ایک لحاظ سے مسبوق ہیں اور ایک لحاظ سے ملحق ہیں امام کی فراغت کے بعد یہ اپنی نماز بلا قرأت ادا کریں۔ اور دوسری نماز مع قرأت ادا کریں۔

واللہ و رسولہ اعلم بالصواب

۲۔ جناب یہ بھی تحریر کیا جائے کہ حضرت شبیرِ خدا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کتنے بھائی تھے۔

سائل

محمد یوسف میرپور

آزاد کشمیر

الجواب بعونہ

حضرت شہر مرداں شبیر یزداں جناب مولائے کائنات علی المرتضٰے رضی اللہ تعالےٰ عنہ چار بھائی تھے ایک طالب ابن ابی طالب تھے جو قبل از ایمان فوت ہو گئے تھے۔ ان کی جائے وفات کا علم تک نہیں۔ دوسرے عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں صلح حدیبیہ سے پہلے ہی مسلمان ہو گئے تھے علم انساب میں بہت ماہر تھے۔ ان کا انتقال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سلطنت میں ہوا تھا۔ حضرت مسلم بن عقیل ان کے ہی فرزند تھے جو امام حسین علیہ السلام کے نائب ہو کر کوفہ تشریف لے گئے تھے۔ اہل کوفہ نے ہی آپ کو شہید کر دیا تھا تیسرے حضرت جعفر طیار بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے یہ قدیم الاسلام تھے پہلے انہوں نے حبشہ کیطرف ہجرت کی تھی۔ وہاں مہاجرین کے امیر تھے وہاں آپ کی وجہ سے خوب اسلام کی اشاعت ہوئی تھی۔ جنگ موتہ میں شہید ہوئے چوتھے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ محاسن و فضائل کثیرہ کے مالک اسخیاء کے سردار۔

ولایت کے نورِ اوّل اور شہنشاہ ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

۳، عالی جناب! امام نماز پڑھا رہا تھا غیر المغضوب پڑھا اور علیہم نہیں پڑھا۔ بھول کر رہ گیا ہے کیا نماز ہوئی یا نہیں۔

سائل

محمد یوسف

آزاد کشمیر۔ میرپور

الجواب بعون التوّاب!

سورۃ فاتحہ کا پڑھنا واجب تھا۔ اگر کوئی کلمہ چھوٹ گیا تو اس کے ادا میں کوتاہی ہوئی سجدہ سہو واجب ہوا۔ کیونکہ سورۃ فاتحہ کا بااہتمام پڑھنا واجب تھا۔ اگر سجدہ سہو بھی نہیں کیا تو نماز کا دوبارہ اعادہ کیا جائے۔

شامی میں علامہ ابن عابدین لکھتے ہیں

بترک شئ منہا آیۃ او اقل ولو حرفا لا یکون آتیا بکلھا الذی ھو الواجب

بہرصورت اگر علیہم امام نے نہیں پڑھا اور سہواً اس سے رہ گیا ہے تو سجدہ سہو واجب ہے۔ اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز دوبارہ پڑھی جاوے۔

واللہ اعلم بالصواب

بقیہ:- فلم ڈان آف اسلام

کے انسداد اور قابلِ تعزیر جرم قرار دینے اور فلم ڈان آف اسلام کی نمائش پر پابندی عائد کرنے کے پرزور مطالبہ کے علاوہ سجادہ نشینان حضرات، صوفیائے کرام، علمائے عظام اور جمیع اہلِ درد حضرات سے التماس ہے کہ دنیوی مفاد اور آرام طلبیوں کو بالائے طاق رکھ کر اپنے جمیع وسائل و صلاحیتیں بروئے کار لاکر بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم پر داخلی و خارجی حملہ آوروں کے تمام ناپاک منصوبے خاک میں ملاکر دنیا و آخرت کی فیروزمندی کے علاوہ حضور پُرنور شافع یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم کی وفاداری کا ثبوت دیں۔ (وما توفیقی الا باللہ)

وائے قومے کہ کشتہ تدبیر غیر
کار او تخریب خود تعمیر غیر

اعلان

جناب صاحبزادہ منور حسین شاہ صاحب علی پوری نے رسالہ کی معقول اشاعت اور سرپرستی کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس لئے ادارہ نے اس ماہ آپ کو رسالہ کا نائب نگران اعلےٰ قرار دیا ہے۔

جشنِ نیل

دریائے نیل میں سرخی مائل پانی کی چنچل لہریں اٹھ رہی ہیں اور اس کے دونوں کنارے غرقاب ہو چکے ہیں۔ یکایک بندوقوں اور توپوں کی گھن گرج سے زمین کا کلیجہ جیسے لرز اٹھتا ہے آج باشندگانِ مصر اپنے قدیم قومی جشن میں حصہ لینے کیلئے نیل کی دونوں جانب جمع ہو گئے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ انسانوں کا ایک بے کنار سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا ہے۔ العقبہ نامی ایک فرعونی طرز کا جہاز جشن "وفاالنیل" کی سرکردگی کر رہا ہے۔ اس جہاز میں تقریباً تیس نوجوان مصری لڑکیاں رقص وسرود کا پروگرام پیش کر رہی ہیں ان رقاصاؤں نے فرعونی تہذیب کی نمائندگی کرنے والا لباس زیب تن کیا ہے۔ آسمان کے تاروں کی طرح بے حساب برقی گولوں کی چکا چوند کرنے والی روشنی میں یہ لڑکیاں نیل کی پریاں سی معلوم ہو رہی ہیں۔ العقبہ کے پیچھے متحدہ عرب جمہوریہ کی مختلف وزارتوں کی طرف سے ۴۵ جہازوں کا قافلہ نیل کے چوڑے چکلے سینے پر دھیرے دھیرے آگے بڑھ رہا تھا۔ اس دریائی جلوس کے سب سے آخر میں بے شمار چھوٹی چھوٹی کشتیاں بہہ رہی ہیں۔ آتش بازیوں دھماکوں اور پٹاخوں سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دے رہی ہے افریقہ کے ان راہگزاروں میں مسرتوں اور شادمانیوں کی جیسے بہار آگئی ہے۔

دریائے نیل صدیوں سے اس جشن کا مشاہدہ کرتا رہا ہے۔ سلطنتوں۔ حکمرانوں اور بادشاہوں کے عروج وزوال کا پہیہ گھومتا رہا لیکن نیل کا جشن ہر زمانے میں ہوتا رہا۔ مصری اس چشمۂ آبِ حیات کو خراجِ عقیدت پیش کرتے رہے اور جب جشن اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ جاتا تو اچانک نیل کے آس پاس کی فضا کسی کنواری، دوشیزہ کی دلخراش چیخوں سے گونج اٹھتی۔ باشندگانِ مصر کو پتہ چلتا کہ نیل نے اپنی قربانی وصول کر لی ہے اور ہزاروں لاکھوں آنکھیں آنسوؤں میں تیرنے لگتیں۔

دریائے نیل مصریوں کا معبود ہی ان کو رزق پہنچاتا ان کے کھیتوں کی رونق اس کے ہی دم سے تھی وہ بھر پور ہو کر بہتا تو سارے مصر میں خوشحالی کا دور دورہ ہوتا اگر وہ سوکھ جاتا۔ اس کے کنارے نہ ڈھونڈتے

الاماں، قحط اور بلاؤں کا ہجوم مصریوں کی کمر توڑ دیتا اور مصری خشک سالی اور قحط سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے نیل کے نام ہر سال میں ایک دفعہ ایک منتخب حسین دوشیزہ کو دلہن بنا کر قربان کر دیتے۔ اس سجی سجائی معصوم دوشیزہ کو نیل کی بے رحم موجوں کے حوالے کر دیا جاتا۔ مستقبل کی پیشانی سے ہر دفعہ ایک نیا سال طلوع ہوتا رہا۔ اور ماضی کے بے نام قبرستان میں دفن ہوتا رہا اور ہر سال ایک مصری دوشیزہ نیل کی قربان گاہ پر چڑھتی رہی ۔ وہ چیختی چلاتی اور ڈوبتی رہی اور نیل کے کناروں پر جشن ہوتا رہا۔!

لیکن !! نہیں ۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا "
اچانک نیل کے کنارے پر ایک نئی اور باوقار آواز بلند ہوئی ۔ یہ عظیم المرتبت سپہ سالار حضرت عمرو بن العاص تھے جنہوں نے نیل کی سرزمین پر پرچم اسلام کو بلند کیا تھا۔ یہ ایک باطل اور فرسودہ رسم ہے " حضرت عمرو بن العاص کی آواز بدستور گونج رہی تھی " اسلام معبودانِ باطل کے سحر کو توڑ ڈالتا ہے اور سن لو! سارے جہان کا ایک ہی پروردگار ہے۔ ایک ہی خالق ہے وہی رزق دیتا ہے۔ وہی دریاؤں کو بہاتا ہے وہی ہواؤں کو چلاتا ہے۔ یاد رکھو! آج سے دریائے نیل کے جھوٹے اور بے نام معبود کے نام پر کسی لڑکی کو قربان نہیں کیا جا سکتا۔
اگر کسی نے جرأت کی تو اس کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی۔!! ایک خدا کے آگے اپنی جبین نیاز کو جھکانے والے کے ان احکام میں کتنا اعتماد تھا۔ اس کی پالنہاری پر کتنا بھروسہ تھا "ملک عرب کے ممتاز بہادر" ہجوم کو چیرتا ہوا ایک بوڑھا مصری آگے آیا اور بولنے لگا " ہم تمہاری بہت عزت کرتے ہیں تم نے ہم پر بیحد و حساب احسانات کئے ہیں ۔ آج مصر کے گاؤں گاؤں میں خلیفۂ عمر اور سپہ سالار عمرو رضی اللہ عنہ کا چرچا ہے مگر !!! کچھ توقف کے بعد وہ پھر کہنے لگا ایسے کوئی احکام صادر نہ کرو کہ نیل کا دیوتا ناراض ہو جائے، صدیوں سے چلی آنے والی اس رسم کو بند نہ کرو ورنہ نیل سوکھ جائے گا۔ سارے کھیتوں میں آگ لگ جائے گی ۔ نیل کا غصہ ساری بستیوں کو اجاڑ کر ہی دم لے گا۔!"

میرے عزیز مصری بھائیو! حضرت عمرو بن العاص نے اطمینان دلاتے ہوئے کہا۔ " نیل اگر ویرانیوں اور بربادیوں کو لا سکتا ہے تو ہمیں سب کچھ قبول ہے ۔ مگر خدائے واحد کی چوکھٹ سے ہم روگردانی نہیں کر سکتے ۔ اس سال یہ خوفناک رسم ہرگز نہ ہو گی ۔ دیکھیں کہ نیل کیسے نہیں بہتا۔

باقی آئندہ

پروفیسر منشاد صاحب

روئیداد جلسہ
انجمن خدام الصوفیہ (۱۹۷۴ء)

● انجمن خدام الصوفیہ کا اکہترواں سالانہ جلسہ اور تقریبات عرس مبارک اعلےٰ حضرت امیرملت قبلہ عالم حضرت الحاج الحافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز حضرت سراج الملت الحاج الحافظ پیر سید محمد حسین شاہ صاحب نوراللہ مرقدہ حضرت قبلہ الحاج الحافظ صاحبزادہ سید خادم حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت الحاج الحافظ صاحبزادہ سید انور حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حسب سابق بتواریخ ۱۱/۱۲ مئی ۱۹۷۴ء بایام جمعہ ہفتہ دربار علی پور شریف میں پورے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوا۔

آسماں سجدہ کند روئے زمینے کا نجا
یک دو کس یک دو نفس بہر خدا منیشنند

● علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ کا وہ مقدس مقام ہے جسے بلاشبہ اولیاء اللہ کی بستی کہا جاسکتا ہے۔ اس سرزمین کے ساکنوں کے لئے خوشخبری ہے اور زائروں کے لئے بشارت ؎

جامی حریم کوئے مغاں کعبہ صفاست
طوبیٰ لساکنہ وبشری لزائریہ

● یہ اعلےٰ حضرت امیرملت سرکاری علی پوری قدس سرہ العزیز کا خاص روحانی تصرف ہے کہ خلق خدا مختلف اطراف عالم سے پروانہ وار کھینچی چلی آتی ہے۔ پاکستان کے گوشہ گوشہ سے عقیدت مند جھولیاں پھیلائے آئے اور اپنے دامن گوہر مراد سے بھر کر لوٹے۔ پشاور سے کراچی تک وہ کونسی جگہ ہے جہاں سے مخلوق حاضر نہ ہوتی ہو ___ راولپنڈی۔ کوہاٹ۔ کیمبل پور۔ جہلم۔ گجرات سرگودھا لائل پور جھنگ۔ ملتان۔ شیخوپورہ۔ ڈیرہ غازیخاں صادق آباد حیدرآباد۔ سندھ غرض ہر جانب سے بندگان بے دام آستان مرشد کی حاضری کیلئے دیوانہ وار چلے آرہے تھے۔ یہ مقدس اجتماع اخوت اسلامی کا ایک عظیم الشان منظر پیش کر رہا تھا۔ امیر غریب ہر طبقہ کے لوگ ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو بیٹھے نظر آرہے تھے بالکل ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ایک دوسرے کے دکھ درد کے شریک۔ ہاں ہاں ہمارے پیرو مرشد کا تو ارشاد ہے کہ " پیر بھائی" اصل میں " پیٹ بھائی" ہوتا ہے۔

● اعلیٰ حضرت حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی مہمان نوازی ضرب المثل ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار احسان ہے کہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں وہی جذبۂ خدمت اور وہی روح ضیافت کارفرما ہے۔ دن رات صاحبزادگان زائرین کی خدمت اضروریات۔ خوردونوش اور ہر قسم کی راحت اور آسائش کے لئے کمال تندہی سے کوشاں رہے اور مہمانوں کی خاطر مدارت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ عمدہ سے عمدہ کھانوں اور مشروبات سے خدمت کرتے رہے۔ مولیٰ کریم جل حضور قبلہ عالم قدس سرہ کا فیض ہمیشہ جاری رکھے۔ (آمین)

● شروع ہی سے مختلف خدمات مختلف علاقوں کے یاران طریقت کے ذمہ ہیں۔ جلسہ گاہ کی آرائش شامیانے لگانا دریاں بچھانا سٹیج کی زینت ہریانہ کے یاران طریقت کے ذمہ ہے۔ ان حضرات نے نہایت احسن طریقہ سے یہ خدمت انجام دی۔ خاص طور سے لاہلی ضلع رہتک کے پیر بھائیوں نے اس کام میں سب سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ لنگر کے پانی کا انتظام جھنگ کے پیر بھائیوں نے نہایت عمدگی کے ساتھ سرانجام دیا۔ پنناور کے یارانِ طریقت حسب دستور لنگر کی تقسیم کا اہم فریضہ ادا کرتے رہے۔ غرض ہر پیر بھائی زیادہ سے زیادہ خدمت گزاری کو اپنی سعادت جانتا ہے۔ اور اصل طریقت ہے بھی یہی مصرعہ

طریقت بجز خدمت خلق نیست

● اللہ رب العزت کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اعلیٰ حضرت امیر ملت قدس سرہ العزیز کو ایک عالم کی ہدایت کا ذریعہ بنایا اور نہ صرف یہ کہ اپنی حیات ظاہری میں ہی تبلیغ وارشاد کا کام کیا بلکہ صاحبزادگان عالی بتار ہیں تو وہ الگ مصروف تبلیغ ہیں۔ خلفاء اور خدام ہیں تو وہ اپنی جگہ اس تبلیغی جذبہ کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ یہ انجمن۔ خدام الصوفیہ —— آج سے ۷۱ برس بیشتر قائم کی گئی۔ اس کا پہلا جلسہ بادشاہی مسجد لاہور میں ۱۹۰۴ء میں منعقد ہوا۔ کچھ عرصہ بعد لاہور کی بجائے علی پور شریف میں جلسہ شروع ہوا اور اس وقت سے آج تک اسی طرح یہ مبارک اجتماع ہر سال ہوتا ہے جس میں مشائخ عظام، علمائے کرام، قاری صاحبان اور نعت خوانان کرام اس کثرت سے شرکت فرماتے ہیں کہ بیان سے باہر ہے۔ امسال بھی بہت بزرگ ہستیاں اس جلسہ میں شامل ہوئیں۔ اہل نظر کیلئے یہ نظارا بہشت کا سماں پیش کر رہا تھا۔

آنکھ والا ترے جوبن کا تماشا دیکھے

گذشتہ سال کیطرح اس دفعہ بھی چار نشستیں منعقد ہوئیں۔ دو مجلسیں جمعہ کو ہوئیں اور دو ہفتہ کو۔ آخری نشست ہفتہ ۱۸ مئی بعد نماز عشاء

فرمایا منافق لوگ نماز، روزہ، جہاد سب کچھ کرتے ہیں مگر مردود اور جہنمی کیوں ہوئے اس لئے کہ وہ ابوجہل اور دوسرے دشمنانِ رسول سے دوستی رکھتے تھے۔ اس کے بعد آپ نے خاص طور سے حاضرین کو یاد دلایا کہ حضور امیر ملت کا فرمان ہے کہ خنزیر کی شکل دیکھ لو وہابی کی شکل نہ دیکھو۔ آپ نے حاضرین سے پوچھا کہ بتاؤ کیا حضور امیر ملت یہ بات نہیں فرمایا کرتے تھے۔ حاضرین نے بلند آواز سے تائید کی کہ ضرور حضور امیر ملت کا یہی فرمان تھا۔

● خطیب ملت حضرت الحاج الحافظ پیر سید بشیر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی نے ذکر کی فضیلت بیان فرمائی۔ آپ نے نہایت عمدہ مثالوں سے ذکر کی شان بتائی۔ ایک شخص مچھلیاں پکڑ پکڑ کر اپنی صاحبزادی کو دیتے رہے تھے آخر پوچھا کہ کتنی مچھلیاں ہو گئیں لڑکی بولی ایک بھی نہیں۔ وہ بولی کہ آپ ہی نے فرمایا تھا کہ وہی مچھلی جال میں پھنستی ہے جو ذکر الٰہی سے غافل ہو جاوے۔ میں نے ان مچھلیوں کو پھر دریا میں ڈال دیا کہ کہیں ان کے کھانے سے ہم بھی غافل نہ ہو جاویں۔ امید ہے آئندہ حضرت ممدوح نئے سے نئے موضوعات پر اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرماتے رہیں گے۔ رب تعالٰی آپ کے فیوض ہمیشہ رکھے۔

● جناب مولنا حافظ ریاض حسین صاحب خطیب شیخوپورہ نے بھی نہایت پر اثر وعظ فرمایا آپ نے اولیائے کرام کے فضائل قرآن پاک کی روشنی میں بیان کئے۔ اولیائے کرام تقوٰی کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں ان کو دنیا اور آخرت دونوں جگہ بشارتیں ملتی ہیں۔ ملائکہ ان کے مددگار بن جاتے ہیں اور پھر اللہ تعالٰی ان کی دلی مرادیں پوری فرما دیتے ہیں۔ آپ نے بھی اصلاح عقیدہ پر بہت زور دیا اور بتایا کہ عقیدہ درست نہ ہو تو کوئی عمل کام نہیں آئے گا۔

● مولنا محمد شفیع صاحب بجوش خطیب ایف۔ بلاک۔ ماڈل ٹاؤن لاہور ایک نہایت جری اور بیباک نوجوان مبلغ اسلام ہیں۔ آپ حضور امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ سے ہی فیض یاب ہیں آپ نے فتنہ قادیانی کے خلاف علم جہاد بلند فرمایا ہوا ہے۔ مرزا قادیانی کے دجل و فریب کو بے نقاب کرنے میں آپ کی مساعی نہایت قابل ستائش ہیں۔ آپ نے مسئلہ ختم نبوت کو نہایت جامعیت کے ساتھ بیان فرمایا اور لوگوں کو بتایا کہ اس دور میں مرزائیت کے فتنہ کا سد باب کرنے کے لئے ہر مسلمان کو کمر بستہ ہو جانا چاہیئے۔ آپ نے بتایا کہ مرزا قادیانی نے جہاں اور ہزاروں گمراہیوں کے دروازے کھولے وہاں ایک ناپاک جسارت یہ کی کہ قرآن پاک کی بہت سی آیتوں میں لفظی تحریف بھی کی ہے اور تحریف قرآن کفر ہے

بقیہ صد ۱۶ پر

ضروری گذارش

جملہ قارئین کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس مہنگائی کے دور میں کہ ہر چیز مہنگی ہو گئی ہے۔ نیوز پرنٹ کا غذ 65 روپے رم ہو گیا ہے۔ جب کہ اس سے قبل کبھی ۱۲ روپے رم یا اس سے بھی کم میں دستیاب ہوتا تھا ہمارے پاس اتنا سرمایہ نہیں ہے کہ ہم مہنگائی کا مقابلہ کر کے رسالے کو جاری رکھ سکیں۔ اس کے جاری رکھنے کی یہی صورت ہے کہ اس کا سالانہ چندہ بڑھایا جائے اور مخیر حضرات زیادہ سے زیادہ اس کی اعانت کریں اور اس کیلئے نئے خریدار بنائے جائیں۔

جب تک ہماری ان تجاویز پر عمل نہیں ہوتا اس کو ۳۲ صفحات کی بجائے ۲۴ صفحات پر شائع کیا کریں گے سابقہ اشاعت سے آٹھ صفحات کا کم کرنا ہمارے لئے ناگزیر ہو گیا ہے۔ یہ رسالہ چونکہ تاخیر سے شائع ہو رہا ہے اس لئے اس کو مئی جون کا مشترکہ قرار دیا گیا ہے۔ آئندہ شمارہ جملہ خریداروں کی خدمت میں ہر ماہ کی دس تاریخ تک پہنچ جایا کرے گا۔ اس ماہ میں جو کوتاہی ہوئی اس کو معاف فرمائیں۔

غلام رسول گوہر

قصور میں
"یوم شاہ جماعت"

جملہ قارئین کی خدمت میں عرض ہے کہ ہر سال قصور کارخانہ منفصل میں عالی جناب مولانا الحاج معین الملت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب کی خصوصی توجہ سے دو روزہ "یوم شاہ جماعت" بڑی شان و شوکت سے مورخہ ۲۹، ۳۰ مئی کو منایا جاتا تھا۔

لیکن اب بعض وجوہات کی بناء پر اس کی بجائے ۲۹، ۳۰ جون کو منایا جا رہا ہے حسب سابق پیران عظام علی پور شریف صدارت فرمائیں گے اور متعدد علماء کرام حضرت امیر ملت کی حیات طیبہ اور آپ کے دینی و علمی عظیم الشان کارناموں پر روشنی ڈالیں گے اور آپ کی شان میں قصائد و مناقب بھی پڑھے جائیں گے جملہ یاران طریقت سے استدعا ہے کہ اس نورانی محفل میں حاضر ہو کر سعادت دارین حاصل کریں۔

—